سلسلہ عالیہ چشتیہ

مناقب المحبوبین

تذکرہ حضرت قبلہ عالم خواجہ نور محمد مہارویؒ حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسویؒ

تالیفِ لطیف

حاجی نجم الدین سلیمانیؒ

حسبِ ارشاد

حضرت خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ -

مکمل اردو ترجمہ

پروفیسر افتخار احمد چشتی

چشتیہ اکیڈمی
فیصل آباد - پاکستان

ناشر ——— چشتیہ اکادمی فیصل آباد

طابع ——— حسن شبیر پرنٹرز۔ لاہور

طباعت ——— آفسٹ، سفید کاغذ۔ مجلّد

ضخامت ——— ۷۲۰ صفحات ۲۳×۳۶/۱۶

تعداد ——— ۵۰۰ (پانچسو)

قیمت ——— ۱۲۰ روپے (ایک سو بیس روپے)

سال اشاعت ——— سنہ ۱۴۰۸ھ (سنہ ۱۹۸۷ء)

یکے از مطبوعاتِ چشتیہ اکادمی

ناشر

میاں ہارون احمد چشتی

مینجر: مکتبہ الفوائد۔ فرحت منزل چنیوٹ بازار فیصل آباد (پاکستان)

ٹیلی فون:۔ ۲۸۸۵۵

ہوا تھا۔ پس اگرچہ نبی یا ولی سے معجزہ یا کرامت ظاہر ہوتے ہیں مگر وہ اُن سے نہ تھے بلکہ خدا کی طرف سے تھے کہ وہ درمیان سے اُٹھ جاتے ہیں اور وہ اُس وقت فنا فی اللہ کے مقام پر محوِ مطلق ہوتے ہیں۔ مگر جب ہوش میں آتے ہیں شرمندہ ہوتے ہیں۔ سوم یہ کہ حضرت صاحبؒ کو کشف سے معلوم ہوا تھا کہ علی محمد خاں کا یہ سامان و مال و اسباب تقدیر میں غارت ہونا لکھا ہے لہٰذا آپ نے اسرارِ الٰہی سے اطلاع نہ دی۔

مولوی دیدار بخشؒ کہتے تھے ایک دفعہ میں دہلی سے تحصیلِ علم کر کے حضرت غوثِ زمانؒ کی زیارت کے لئے خانقاہ شریف پہنچا تھا۔ اُن دنوں دہلی میں معتزلہ اور وہابیوں کا بڑا غلبہ تھا اور کہتے تھے کہ نبی یا ولی کو قدرت نہیں ہے کہ کسی کو نفع یا نقصان پہنچا سکیں۔ میں آیات و احادیث سے اُن کا ردِ قول کرتا تھا۔ اور جواب دیتا تھا۔ جب حضرت صاحبؒ کی خدمت میں آیا تو ایک دن آن کی زبانِ مبارک سے سنا کہ فرماتے تھے کہ نبی یا ولی کو قدرت نہیں ہے کہ کسی کو نفع یا نقصان پہنچائیں۔ یہ سُنکر بہت آزردہ خاطر ہوا۔ اور میرے دل میں خدشہ پیدا ہوا کہ حضرت صاحبؒ کیا لفظ فرماتے ہیں۔ حالانکہ میں چند سال دہلی میں اِس مسئلہ پہ وہابیوں سے بحث کرتا رہا تھا۔ اور حضرت صاحبؒ اُن کے قول کے مطابق فرما رہے ہیں۔ میرے دل میں یہ بات آئی ہی تھی کہ حضرت صاحبؒ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا کہ اس بات کی رمز نہیں پائی اُس وقت میں نے حضرت غوثِ زمانؒ کی توجہ و عنایت سے اِس بات کے معنی سمجھے۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت اب اس رمز کو پہچان گیا ہوں کہ نبی یا ولی کو قدرت نہیں ہے بلکہ جو کچھ ان کی طرف سے ظاہر ہوتا ہے وہ درمیان میں نہیں ہوتے۔ چنانچہ مولانا جامیؒ نے لوائح میں فرمایا ہے۔

سه رفت او زمیان ہمیں خدا ماند خدا۔

"الفقر اذا تم ھو اللہ" یعنی ہے فقر جب پایۂ تکمیل کو پہنچ جاتا ہے تو اللہ بن جاتا ہے) اور یہ اشارہ ہے بقول "اِذَا تَمَّ الفَقرُ فَھُوَ اللہُ وَیَکُونُ عَیشُہٗ کَعَیشِ اللہِ"۔ (فقر جب مکمل ہو جائے تو وہ ذات خداوندی بن جاتی ہے اور اِس کی زندگی خدا کی زندگی کے مانند ہو جاتی ہے) پس جو کچھ وہ کرتے ہیں خدا کرتا ہے اور یہ رتبہ فرائض و نوافل کے قرب سے حاصل